REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۳ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۳ مئی ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ مئی بوقت ۹ بجے صبح

رات نیند ٹھیک نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک سو اڑتیس ۱۳۸ تک پہنچ گئی

فوج طیاروں کے ذریعہ طوفان زدہ علاقوں پر سامان گرا رہی ہے۔

ڈھاکہ ۱۲ مئی۔ منگل کی صبح کو مشرقی پاکستان کے دس اضلاع جس طوفان کی لپیٹ میں آئے تھے۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد سرکاری اندازہ کے مطابق ۱۳۸ تک پہنچ گئی ہے۔ اس طوفان سے زبردست مالی نقصان پہنچا ہے۔ سرکاری افسر ابھی جانی اور مالی نقصانات کا اندازہ لگانے میں مصروف ہیں۔ اندیشہ ہے ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔

دریں اثناء فوج نے طیاروں کے ذریعہ طوفان زدہ علاقوں پر امدادی سامان گرانا شروع کر دیا ہے۔ گورنر کی زیر صدارت کل بھی اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں امدادی اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔

انجینئرنگ کالج ڈھاکہ کے ۴۰ طلباء تعمیراتی کاموں کے لئے پہلے ہی اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ کل ڈھاکہ کے مزید ۸۲ طلباء نے مختلف محلوں اور علاقوں میں امداد دینے کے لئے اپنے نام پیش کر دیئے ہیں۔ وزارت مواصلات کے سکرٹری مسٹر ایچ ایس ایم اسحٰق کراچی جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ ڈھاکہ پہنچیں گے صوبہ میں ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے نظام کو طوفان سے جو نقصان پہنچا ہے۔ مسٹر اسحٰق اس کا اندازہ لگائیں گے۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو منشی گنج سب ڈویژن سے اطلاع ملی ہے کہ پانچ مچھیرے مفقود الخبر ہیں اور بے شمار اشخاص زخمی ہوئے ہیں۔ مچھیرے مچھلیاں پکڑنے گئے ہوئے تھے کہ وہ طوفان کی لپیٹ میں آ گئے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق طوفان سے متاثرہ علاقوں میں ٹیلیفون کا سلسلہ پھر سے قائم ہو گیا ہے۔ ڈھاکہ میں بجلی کا سلسلہ آج پوری طرح بحال ہو جائے گا۔

غیر سرکاری اندازے کے مطابق طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۰۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق صرف چاندپور میں ہی ۵۰۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

سیم اور تھور کے انسداد کا جامع منصوبہ ۱۷ مئی کو پیش کیا جائیگا

منصوبے کی تکمیل پر دس سال میں تین ارب پچاس کروڑ روپے خرچ ہوں گے

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ سیم اور تھور کے انسداد کے لئے ایک جامع منصوبہ ۱۷ مئی کو فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے سامنے راولپنڈی میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ منصوبہ صدر ایوب کی ہدایت پر ہی تیار کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ منصوبہ دس سال میں مکمل ہو گا۔ اور اس پر تین ارب پچاس کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ سیم اور تھور کا مسئلہ ملک کے لئے اولین اہمیت کا حامل ہے اور اس مسئلہ کے لئے سرتوڑ مساعی کی جانی چاہئیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبہ میں متعدد مفصل منصوبے شامل ہیں۔ ان منصوبوں کے تحت سیم نالیاں کھودنے اور ٹیوب ویل لگانے کے علاوہ سیم اور تھور کے انسداد کے لئے بعض دوسری تجاویز بھی رکھی گئی ہیں۔

طوفان زدگان کیلئے ۲۵ ہزار روپے

کراچی ۱۲ مئی۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے مرکزی دفتر کی طرف سے مشرقی پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی (برانچ ڈھاکہ) کو حالیہ طوفان سے متاثر ہونے والی آبادی کی امداد کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی رقم بھیجی گئی ہے۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے وائس چیئرمین بریگیڈیر ایم شریف نے مشرقی پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے چیئرمین کے نام ایک برقی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں حالیہ طوفان سے ہونے والے جانی اور مالی نقصان پر اظہار غم کیا گیا ہے۔ اس پیغام میں طوفان سے متاثر ہونے والوں سے دلی ہمدردی ظاہر کی گئی ہے۔

تاج محمد خیال وائس چانسلر بنا دیئے گئے

لاہور ۱۲ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے پروفیسر تاج محمد خیال کو پروفیسر کرامت کی جگہ پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا ہے۔ پروفیسر کرامت کے عہدہ کی میعاد پندرہ مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ پروفیسر خیال بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ۴۴

۴۴ کے چیئرمین ہیں۔ وہ سولہ مئی کو اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ ایجوکیشن بورڈ کا نیا چیئرمین ابھی مقرر نہیں ہوا۔

لبنان کے پانچ اور وزیر مستعفی

بیروت ۱۲ مئی۔ وزیر دفاع کے استعفیٰ کے بعد کل لبنان کے پانچ اور وزیر مستعفی ہو گئے ان استعفوں کا مقصد کابینہ میں رد و بدل کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔

آئین کمیشن کی سفارشات پر غور

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ کابینہ کی سب کمیٹی ۱۷ مئی کو راولپنڈی میں آئین کمیشن کی سفارشات پر غور کرے گی۔ سب کمیٹی کا پہلا اجلاس تین روز جاری رہے گا۔ توقع ہے کہ کمیٹی تقریباً دو مہینوں میں آئین کمیشن کی رپورٹ کے بارے میں اپنے نظریات کو آخری شکل دے دے گی۔ وزیر خارجہ منظور قادر سب کمیٹی کے صدر ہیں۔ وہ ۱۳ مئی کو لاہور جا رہے ہیں۔ اور ۱۵ مئی کو راولپنڈی میں واپس پہنچ جائیں گے۔ نئے لاء سکرٹری شیخ عبد الحمید جمعرات کو راولپنڈی پہنچنے والے ہیں۔ اور آئینی سب کمیٹی ان کی خدمات سے بھی استفادہ کر سکے گی۔

چٹان گرنے سے ۵۰ افراد ہلاک

کوالالمپور ۱۲ مئی۔ یہاں سے ۱۳۰ میل دور ایک صحت افزا مقام پر چٹان گرنے سے پچاس اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں ۱۲ لاشیں مل چکی ہیں۔

تری پورہ میں طوفان

کلکتہ ۱۲ مئی۔ کل رات ریاست تری پورہ میں اگھرتلا کا علاقہ بھی طوفان کی لپیٹ میں آ گیا۔ کم از کم دو اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے کئی مکانات منہدم ہو گئے۔ کلکتہ اور اگھرتلا کے درمیان فضائی سروس معطل رہی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۶۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا صحیح تصور

غلام علی معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے ہفت روزہ "ایشیا" میں ایک مضمون بعنوان "ختم نبوت اور قرآن" شائع کیا ہے جو ایشیا کے مستقل کالم "گفت و شنید" میں چھاپا گیا ہے اس مضمون میں کسی نظام الدین عابد کے ارسال کردہ دو سوالات کا جواب مودودی صاحب کی طرف سے دیا گیا ہے۔

یہ سوالات نظام الدین صاحب عابد نے ایک رسالہ سے لئے ہیں جو کسی ایسے شخص کی تصنیف ہے جو اپنے تئیں "احمدی" کہتا ہے اور جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کے اجراء کا بھی قائل ہے جو جماعت احمدیہ کا ہرگز عقیدہ نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کے علاوہ شریعت لانے کا مدعی ہو۔ اب صرف آپ ہی کے فیض سے آپکی آوردہ شریعت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کا مامور آسکتا ہے۔

رسالہ مذکورہ میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل دو آیات سے استدلال کیا ہے۔

۱- اما یاتینکم منی ھدی ۔۔۔۔۔۔ الخ (سورہ بقرہ)

۲- اما یاتینکم رسل منکم ۔۔۔۔۔۔ الخ (سورہ الاعراف)

ان آیات سے واقعی اجرائے نبوت کا استدلال تو ہو سکتا ہے لیکن قرآن کریم میں چونکہ صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اس لئے تشریعی نبوت کے اجراء کا استدلال صحیح نہیں ہے۔ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی تمام نبوتوں کا آپ پر اختتام ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے متعلق بھی اتمام نعمت کا ذکر ہے اس لئے آپکی آوردہ شریعت کے بعد بھی شریعت آسکتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے بعد آئی ہے غلط ہے۔ ہر نبی کے متعلق اتمام نعمت وغیرہ کا جو ذکر ہے وہ اسکے زمانے کے لحاظ سے ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جس قدر نعمت اسکے زمانے کے لئے ضروری تھی اس کا اتمام ہوا ہے ان میں سے کوئی بھی "خاتم النبیین" نہیں تھا۔ یہ شان خاتم النبیین کی ہے کہ اسکو جو شریعت دی گئی ہے وہ قیامت تک رہنے والی ہے اب آپ کی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہ دعوےٰ ہے کہ آپ امتی نبی ہیں۔ آپ کو نبوت کی توفیق صرف اس لئے عطا ہوئی ہے کہ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آوردہ شریعت کی تجدید و احیاء کریں اور بس۔ آپ پر کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوئی البتہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لحاظ سے محض شریعت محمدیہ کے بعض احکام پر زور دینے کے لئے آپ کی توجہ ان کی طرف دلائی ہے۔ اور یہ امر ظل رسول اللہ ہونے کی وجہ سے ہے ورنہ جیسا کہ آپکو مستقل نبوت کا دعوےٰ نہیں اسی طرح آپکو تشریعی نبوت کا بھی دعوےٰ نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ آپکی نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پرتو ہے اس لئے جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ تمام کا تمام محمد رسول اللہ کی طفیل ملا ہے اور وہ انہیں ہی کا ہے ع

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

الغرض آیات محولہ بالا سے ایسی نبوت کے اجرا کا استدلال صحیح ہے جو آنحضرت صلعم کی امت کے اندر ہو اور آپکی رسالت کے احیاء کے لئے ہو اس لئے مودودی صاحب کا یہ جواب درست نہیں ہے کہ

"جس معاملے میں قرآن و حدیث میں صاف اور دو ٹوک بات کر دی گئی ہے اس میں خدا اور رسولؐ کی بات کی تردید کے لئے دور دراز سے دلیلیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لانا ایمان کی علامت نہیں جن دو آیتوں کا "نشان رحمت" کے مصنف نے حوالہ دیا ہے وہ یہ بتاتی ہیں کہ حضرت آدم کے بعد رسول آئیں گے اور سورۂ احزاب کی آیت بتاتی ہے کہ حضورؐ کے بعد رسول نہیں آئیں گے یہاں پہلی دونوں آیتوں سے اس تیسری آیت کے مفہوم کو رد کرنے کی کوشش کرنا صاف طور پر یہ بتاتا ہے کہ قادیانی حضرات ایمان سے بھی محروم ہیں اور عقلِ سلیم سے بھی"!

مودودی صاحب نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق جواب کے آخر میں اپنی عقربی صفت کا جو اظہار کیا ہے ہم اسکو نظر انداز کرتے ہیں کہتے ہیں کسی افسر کو گالیاں دینے کی عادت تھی جب اسکے بالا افسر نے شکایت پر ان سے پوچھا تو کہنے لگا "کس فلاں کے فلاں نے شکایت کی ہے" سو یہی حالت مودودی صاحب کی ہے آپ اصولی بحث میں بھی عادتاً غرور نفس سے مجبور ہو جایا کرتے ہیں اس لئے ہم چھوڑتے ہیں۔

جہاں تک اصولی بحث کا تعلق ہے مودودی صاحب نے قرآن و حدیث اور سورۂ احزاب کی آیۂ کریمہ کا نام لیکر جان چھوڑانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ سورہ احزاب کی آیہ کریمہ میں خاتم النبیین کے جو الفاظ آنحضرت صلعم کیلئے استعمال ہوئے ہیں ان کے معنی میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ تک سینکڑوں الحمدین اور صلحائے ملت نے ان کو غیر تشریعی نبوت کے مانع نہیں قرار دیا۔ لہٰذا مودودی صاحب کا فرمانا کہ

خدا و رسول کی بات کی تردید
کے لئے دور دراز کی دلیلیں
ڈھونڈ ڈھونڈ کر لانا ایمان کی
علامت نہیں۔

نہایت ہی حیرت انگیز ہے اپنے فہم نارسا کی بات کو خدا و رسول کی بات کہنا کس قدر جسارت ہے سورۂ احزاب کی آیہ کے کھینچ تان کر غلط خواہشاتی اور عوام پسند معنی تو آپ کرتے ہیں اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے معنی کی تائید میں دلیلیں تو آپ لایا کرتے ہیں اور الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔ یا للعجب۔

اس طرح جو معنی آپ کرتے ہیں ان کیلئے قرآن کریم میں نہایت صاف صاف الفاظ استعمال ہوتے ہیں ایک جگہ نہیں بلکہ دو جگہ (۱) لن یبعث اللّٰہ من بعدہ رسولا (۲) لن یبعث اللّٰہ احدا۔ اگر خاتم النبیین کے یہی معنی ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس کا اظہار مندرجہ بالا صاف الفاظ میں کر دیتا جس سے کسی کو مجال انکار نہ ہوتی!

سورۂ احزاب میں جہاں یہ آیہ کریمہ واقع ہے آنحضرت صلعم کی ابوّت کا سوال ہے۔

ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم۔

یعنی (حضرت محمد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔

لکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ سیاق عبارت سے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے ایسے معنی ہی لئے جا سکتے ہیں جن کو ابوّت سے تعلق ہو۔ یعنی "لیکن وہ بطور رسول اللہ ہونے کے لوگوں کے ضرور باپ ہیں" عام لوگوں کے باپ ہی نہیں بلکہ نبیوں کے بھی باپ ہیں یہاں خاتم النبیین کے معنی لن یبعث اللّٰہ بعدہ رسولا کرنا عبارت کو (نعوذ باللہ) سخت غیر مربوط کر دیتا ہے یعنی ابوت کے ذکر میں یہ کہہ دینا کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی کہہ رہا ہو کہ مودودی صاحب قرآن کریم کا درس تو واجبی سا ہی دیتے ہیں اس میں کوئی ندرت نہیں ہوتی اور بات کرتے کرتے کہہ دے کہ روس نے تو خلا میں آدمی بھیجا ہے۔ بات میں سے بات نکل ہی آتی ہے۔

یہ ہے وہ آیۂ کریمہ جس کو مودودی صاحب "رائے عامہ" کے معنی دیکر خدا و رسول کی بات کہتے ہیں اور دوسرے پر فقدانِ ایمان کا الزام لگاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے قرآن کریم سے دو آیات پیش کی ہیں جن کی تردید آپ آیہ خاتم النبیین کے غلط سمجھے ہوئے معنی سے کرتے ہیں۔

سائل کا دوسرا سوال مثلاً درود کے متعلق ہے یعنی اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم۔ اس کا جواب مودودی صاحب یہ فرماتے ہیں:-

"اگر درود میں "کما" کا لفظ مماثلتِ تامّہ کا مقتضی ہے تو سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے نبی ہوئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا سرے ہی سے کیوں زندہ نہیں رہا کہ نبی ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کی مزعومہ مماثلتِ تامّہ پہلے ہی قدم پر ختم ہو جاتی ہے پھر جتنے انبیاء بھی حضرت ابراہیمؑ کے بعد عیسےٰ علیہ السلام تک آئے سب ان کی نسل میں آئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں کون نبی آیا۔ اس سے آپکو مزید اندازہ ہو جائے گا کہ قادیانیوں کا استدلال بالکل لغو اور باطل ہے۔"

سائل کا سوال یہ تھا کہ اس درود میں ہم دعا کرتے ہیں کہ جو نعمتیں ابراہیم علیہ السلام اور اس کی آل کو دی گئی تھیں وہی نعمتیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپکی آل کو دی جائیں۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو نبوت بھی دی گئی تھی اس لئے آل محمدؐ کو بھی نبوت ملنی چاہیئے مودودی صاحب نے بجائے جواب دینے کے "مماثلت تامہ" کے الفاظ کو پکڑ لیا ہے اور اس طرح لفظی اینٹ کر کے سمجھتے ہیں کہ جواب باصواب ہو گیا اور قادیانیوں کا استدلال بالکل لغو اور باطل ٹھہر گیا۔ اور آپ کے اپنے علم و فضل کا حق ادا ہو گیا۔ حیرانی ہے کہ مودودی صاحب صرف اتنی ہی

(باقی صفحہ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:-

حضرت معاویہ خلیفہ تھے یا بادشاہ؟

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت معاویہؓ کے متعلق کیا عقیدہ رکھا جائے: آیا وہ خلیفہ تھے یا بادشاہ؟

حضور نے فرمایا:-

ہم ان کو ایک نیک بادشاہ سمجھتے ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیزوں میں سے تھے۔ اور آپ کے صحابہ میں شامل تھے۔ لیکن جس خلافت کا آیت استخلاف میں وعدہ کیا گیا ہے۔ اس میں وہ شامل نہ تھے یہ خلافت حضرت علیؓ تک ہی رہی اور پھر ختم ہو گئی:

پیروں پر مسح

اسی دوست نے آیت قرآنیہ

یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین الخ

عرض کیا کہ شیعہ اس سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ پیروں پر بھی مسح ہی کرنا چاہیئے۔ کیا یہ درست ہے؟

حضور نے فرمایا:-

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم حدیث پر مقدم ہے۔ اور اگر کسی حدیث کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ تو وہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ لیکن ایک اور چیز ہے جو ہم تک اسی طرح پہونچی ہے۔ جس طرح قرآن کریم پہنچا ہے اور وہ سنت ہے۔ حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ اور سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل ہے جو تواتر کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ مثلاً میں نے ابھی جو باتیں بیان کی ہیں یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا کسی نے کچھ مفہوم سمجھا ہے۔ اور کسی نے کچھ۔ جب میں بات کر رہا تھا۔ اس وقت کسی کو کھجلی ہو رہی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی توجہ اس طرف پھر گئی۔ اور کسی کا دماغ کسی اور فکر میں منہمک تھا۔ اس لئے ایسے لوگ لازماً پوری طرح بات کو نہیں سمجھ سکے ہوں گے اور یوں بھی انسانی دماغ ہر وقت ایک طرف توجہ نہیں رکھ سکتا۔ جب یہ لوگ میری مجلس سے اٹھ کر باہر نکلیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ میں نے مجلس میں کیا بات بیان کی تھی۔ تو کوئی کچھ بیان کرے گا اور کوئی کچھ لیکن اگر اسی مجلس سے اٹھنے والوں سے یہ پوچھا جائے۔ کہ میں نے نماز پڑھی تھی یا نہیں تو کوئی اختلاف ان میں پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک فعل تھا جو انہوں نے دیکھا۔ پس بات قابل تعبیر ہو سکتی ہے۔ لیکن

فعل ایک ایسی چیز ہے

جو رویت اور شہادت پر مبنی ہوتا ہے قرآن کریم کے متعلق ہمیں اس لئے یقین اور اطمینان ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو قرآن کریم یاد کرایا۔ پھر ان سے دوبارہ سنا تاکہ کوئی غلطی باقی نہ رہے پھر ان لوگوں سے آگے دوسرے لوگوں نے یاد کیا۔ پھر ان سے اگلی نسل نے قرآن کریم پڑھا۔ اور ایک ایک وقت میں ہزاروں کی تعداد میں حفاظ موجود رہے۔ بلکہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں ہزاروں حافظ موجود ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں کسی غلطی کا امکان تسلیم نہیں کیا جاسکتا پھر قرآن کریم میں غلطی کا امکان اس لئے بھی نہیں کہ ہر روز نمازوں میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

پس ہمارے پاس قرآن کریم میں تغیر و تبدل نہ ہونے کی

سب سے بڑی دلیل

یہی ہے کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں نے ایک وقت میں دوسرے لوگوں سے اسے سیکھا اور دوسروں کو سنایا۔ اس لئے اتنی بڑی تعداد کی موجودگی میں غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہی حال سنت کا ہے۔ وہ بھی سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں کی طرف منتقل ہوئی۔ چنانچہ جب سینکڑوں صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کے وقت پیر دھوتے دیکھا اور پھر لوگوں نے اسی سنت پر عمل کرنا شروع کر دیا تو اس میں کسی قسم کا شبہ نہ رہا کہ

شرعی مسئلہ یہی ہے

کہ وضو کے وقت پاؤں دھوئے جائیں۔ اس سنت کی موجودگی میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیر نہیں دھوتے تھے۔ بلکہ پاؤں پر مسح کرتے تھے۔ کیونکہ جس طرح ہم تک قرآن کریم پہنچا ہے۔ اسی طرح ہم تک سنت بھی پہونچی ہے۔ اگر آج کوئی شخص سنت پر اعتراض کرے۔ تو پہلے اسے اس امر کا جواب دینا چاہیئے کہ اس کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ یہ قرآن کریم وہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ بعض لحاظ سے تو سنت ہمیں زیادہ مستحکم نظر آتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ قرآن کریم کو یاد کرنے والے تو تھوڑے لوگ تھے۔ لیکن سنت پر عمل کرنے والے زیادہ تھے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پاؤں پر مسح کرتے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ لاکھوں میں سے کم از کم ہزاروں کی تعداد میں ہی ایسے صحابہؓ نکل آتے۔ جو پاؤں پر مسح کرنے کے قائل ہوتے۔ لیکن ہمیں تو کوئی ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ اور تو اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ خود پیر دھوتے تھے۔ حضرت علیؓ کے وضو کا جہاں کہیں ذکر ہے۔ وہاں ساتھ ہی پیر دھونے کا بھی ذکر ہے۔ اگر مسح سے مراد صرف ہاتھ پھیرنا ہے۔ تو پھر ان کا عمل قرآن کریم کے خلاف کیوں ہے۔ جس مسئلہ کو شیعہ لوگ پیش کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اس کی کوئی سند بھی پیش کریں۔ صرف قیاس پر کسی چیز کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔

اصل بات یہ ہے

کہ مسلمانوں کو یہ غلط فہمی عربی نہ جاننے کی وجہ سے لگی ہے۔ مسلمانوں میں یہ مرض پیدا ہو گیا ہے کہ وہ خود کوئی تحقیق نہیں کرتے بلکہ پرانی تفسیروں پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر وہ خود تحقیق کرنے والے ہوتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ مسح کے معنے چھونے کے بھی ہیں۔ اور مسح کے معنے دھونے کے بھی ہیں قرآن کریم میں یہ خوبی ہے کہ وہ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جن کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ اور وہ سارے معنے اپنے اپنے موقعہ کے لحاظ سے چسپاں ہو سکتے ہیں مسح کی بھی دونوں صورتیں ہیں۔ مسح کے معنے دھونے کے بھی ہیں۔ اور مسح کے معنی چھونے کے بھی ہیں (اقرب) اور جب لغت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی پاؤں دھونے کی تائید کرتی ہے۔ تو مسح کے معنے دھونے کے ہی کئے جائیں گے۔ چھونے کے نہیں کئے جائیں گے۔

ایک آیت کی تشریح

اسی دوست نے عرض کیا کہ آیت

ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا۔

میں لیؤمنن بہ کی ضمیر کا مرجع کیا ہے کیا اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہیں؟

حضور نے فرمایا:-

اگر بہ سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہر یہودی اور عیسائی مرنے سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے۔ گویا اب تک جتنے یہودی یا عیسائی مرے، وہ سب کے سب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان

لاکر مرے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ تمام عیسائی اور یہودی جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لشکر کشی کی۔ اور آپ سے جنگیں کیں۔ وہ نعوذ باللہ سب کے سب جنتی سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاکر فوت ہوئے تھے۔ اسی طرح جب کوئی شخص یہودی یا عیسائی ہو جائے تو ہمیں اس کے واپس لانے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ الحمد للہ وہ مومن بن گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک اہل کتاب کو بھی باقی نہیں رہنے دیا بلکہ فرمایا ہے کہ ہر اہل کتاب مرنے سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے اور وہ مومن بن جاتا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان بے ایمان ہو کر مر جائے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرتے ہوئے ایک شخص کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی نے دوزخی دیکھنا ہو تو اسے دیکھ لے۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہمارے دلوں میں اس بات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوئے کہ اس قدر جانفشانی سے جہاد کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کس طرح فرما دیا کہ اگر کسی نے دوزخی دیکھنا ہو تو اسے دیکھ لے۔ ایک صحابی کہتے ہیں جب ایسی باتیں میرے کانوں میں پہونچیں تو میں نے قسم کھائی کہ میں اس شخص

کا اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لوں۔ وہ صحابی کہتے ہیں وہ خوب زور شور سے لڑائی کرتا تھا۔ اور میرے کانوں میں برابر یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ کہ

جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً

اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کی طرف سے بہتر بدلہ دے۔ آخر وہ لڑتا ہوا شدید زخمی ہو گیا۔ وہ ایسی حالت میں پڑا تھا کہ صحابہ اس کے پاس سے گذرتے اور کہتے

ابشر بالجنۃ

کہ ہم تجھے

جنت کی بشارت

دیتے ہیں۔ مگر وہ آگے سے جواب دیتا کہ

ابشرونی بالنار

مجھے تم دوزخ کی بشارت دو۔ آخر لوگوں نے اس سے پوچھا۔ کہ تم ایسا کیوں کہتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں خدا تعالیٰ کے لئے نہیں لڑ رہا تھا۔ بلکہ اس قوم نے میرے کچھ بھائی بند اور رشتہ دار مار دئے تھے۔ اور میں ان سے بدلہ لینے کے لئے لڑ رہا تھا۔ آخر اس شخص نے زمین میں نیزہ گاڑ کر اس پر اپنا پیٹ رکھ کر پھاڑ لیا۔ اور خودکشی کی موت مر گیا۔ وہ صحابی کہتے ہیں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں نے زور سے کہا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تم تو بہت دیر سے مسلمان ہو چکے ہو۔ اب اس کلمہ شہادت کا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے ایک آدمی کے متعلق ایک بات کا اظہار فرمایا تھا۔ جس سے بعض لوگوں کے دلوں میں شبہ گذرا کہ کیا ایسا شخص جو اس طرح

جانفشانی سے لڑنے والا شخص

بھی دوزخی ہو سکتا ہے یا رسول اللہ میں نے اس وقت سے قسم کھائی تھی کہ جب تک میں اس کی موت نہ دیکھ لوں اس وقت تک میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ سو آپ کی بات پوری ہو گئی ہے۔ اور میں آپ کو اس واقعہ کی خبر دینے آیا ہوں۔ جب وہ صحابی یہ واقعہ سنا چکے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کلمہ شہادت پڑھا پس مسلمانوں میں تو دوزخی ہو سکتے

ہیں لیکن ان معنوں کی رو سے عیسائیوں اور یہودیوں میں سب کے سب مومن ہو گئے۔ اور سب کے سب جنتی ہو گئے اب سوچو کہ یہ بات کتنی خلاف عقل اور

قرآن کریم کی تعلیم

کے خلاف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں بہ کی ضمیر قتل کی طرف جاتی ہے۔ جس کا ذکر اس آیت سے پہلے شبہ لھم کے الفاظ میں کیا گیا ہے یعنی مسیح ان کو مقتول اور مصلوب نظر آئے تھے۔ لیکن حقیقت میں وہ مصلوب نہیں ہوئے تھے۔ یہ چیز ہے۔ جس پر تمام یہودی اور عیسائی ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہودی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو مصلوب کر دیا۔ اور ان کا قاعدہ بھی اسی میں ہے کہ وہ اسے مصلوب ہی سمجھیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ کہ جو شخص کاٹھ پر مارا جائے۔ وہ لعنتی ہوتا ہے اور یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کو نعوذ باللہ لعنتی ہی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور عیسائیوں کا فائدہ بھی اسی میں ہے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب سمجھیں کیونکہ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام سب عیسائیوں کے گناہ اٹھا کر صلیب پر چڑھ گئے۔ اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اگر وہ یہ مان لیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تو ان کے باطل عقیدہ کی تمام عمارت یکدم زمین پر آ گرتی ہے اور

کفارہ کا عقیدہ

غلط ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں سے ہر ایک اپنی موت سے پہلے یہی عقیدہ رکھے گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہو گئے ہیں لیکن مرنے کے بعد ان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ غلط بیانی سے کام لیتے تھے۔ کیونکہ اس وقت تمام حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔

سائل نے عرض کیا۔ کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کا اصل واقعہ کیا ہے؟

حضور نے فرمایا

اصل واقعہ یہی ہے

کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا۔ مگر وہ زندہ اتار لئے گئے ان کے صلیب پر چڑھنے کے پہلے گواہ یہودی ہیں۔ دوسرے گواہ عیسائی ہیں اور تیسرے گواہ رومی حکومت کے

کارندے ہیں۔ ہم یہ تو مان سکتے ہیں۔ کہ یہودیوں نے بغض اور عناد کی وجہ سے یہ مشہور کر دیا ہو۔ کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا دیا ہے۔ لیکن عیسائیوں نے اسے کیوں تسلیم کیا۔ اور پھر رومی حکومت کی پرانی تاریخوں میں کیوں مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے کی شہادت درج ہے اگر تاریخی شہادتوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ بلا وجہ تاریخ کے کسی واقعہ کو جھوٹا قرار نہیں دیا جا سکتا تاوقتیکہ بالبداہت اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ یہ تینوں گواہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا عدالت نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے کا فیصلہ دیا۔ اور آخر انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا تھا

جس چیز میں شبہ پیدا ہوا

وہ یہ ہے کہ آیا وہ صلیب پر ہی فوت ہو گئے تھے یا صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے لیکن صلیب پر لٹکائے جانے تک تینوں گواہ ایک ہی بیان دیتے ہیں۔ اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ رومی پولیس کے افسر یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو پکڑا۔ اور مسیح علیہ السلام کے حواری بھی یہی کہتے ہیں کہ رومی پولیس مسیح علیہ السلام کو پکڑ کر لے گئی۔ اور رومی گورنمنٹ کے فیصلے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن میں رومی گورنمنٹ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو پھانسی کا حکم سنایا۔ پس ہمارے پاس تو شواہد اور دلائل موجود ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر لٹکائے گئے لیکن وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے اور یہودیوں کے ہاتھ نہ لگے۔ ان کے پاس کیا سند ہے۔ اور کونسی شہادت ہے۔ جس کی بنیاد پر وہ یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ اس بات کی شہادت یا تو وہ عیسائیوں کی کتابوں سے پیش کر سکتے

تھے۔ لیکن

عیسائیوں کی کتابیں

یہی کہتی ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے پکڑ لیا۔ اور صلیب پر لٹکا دیا۔ یا یہودیوں کی کتابوں سے پیش کر سکتے تھے سو یہودیوں کی کتابیں بھی یہی کہتی ہیں کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو ہی پکڑا اور اسے صلیب پر چڑھا دیا۔ رومیوں کی کتابیں بھی یہی کہتی ہیں کہ ہماری عدالت میں مسیح علیہ السلام پر مقدمہ چلایا گیا اور ہم نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے کا فیصلہ دیا۔ اور وہ ہمارے حکم کے مطابق صلیب پر لٹکائے گئے۔ اب یہ چوتھی بات جو مسلمان پیش کرتے ہیں یہ انہوں نے کہاں سے نکال لی۔

اصل بات یہ ہے

کہ مسلمانوں کا ذہن غلطی سے اس بات کی طرف چلا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے یہ الزام دور کرنا چاہیئے کہ آپ صلیب پر چڑھائے گئے تھے اور اس کے دور کرنے کا رستہ انہوں نے یہ سوچا کہ آپ کے متعلق یہ کہا جائے کہ جب یہودی آپ کو پکڑنے کے لئے آئے تھے تو آپ کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور ان کی جگہ کسی دوسرے شخص کی شکل ویسی ہی بنا دی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ یہی عقیدہ ایک دن اسلام کی ترقی میں روک بن جائے گا۔

درخواست دعا

ا۔ میرے تایا محترم چوہدری محمد حیات خان صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پتی ضلع لاہور جو کہ نہایت مخلص بزرگ ہیں چک ۶۲/ ۴-R ضلع منٹگمری میں صاحب فراش ہیں اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار

محمد سلیمان خان بہاولپور

"یوم خلافت" کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ [illegible] جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجتماع ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ منتخب ہوئے تھے۔

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور اُن میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جاویں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امراء وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مصنف چٹھی مسیح

(از مکرم مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح ربوہ)

میرے والد حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

مصنف چٹھی مسیح ولد محمد عثمان صاحب ولد مرزا غلام نادر صاحب سکنہ وزیرآباد شہر بہت بڑے حکیم اور باعمل بزرگ گذرے ہیں۔ ان کے بہت سے شاگرد تھے جن کو آپ نے قرآن کریم اور عربی فارسی کا علم پڑھایا۔ آپ عربی رسم الخط بھی سکھایا کرتے تھے۔ کیونکہ عربی خوشنویسی میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے شاگردوں میں سے شیخ جان محمد صاحب بوٹ مرچنٹ اور حافظ غلام رسول صاحب ڈاکٹر ہاگورا بھی تھے۔ حافظ غلام رسول صاحب کے پوتے شیخ محمد عبداللہ صاحب جماعت احمدیہ وزیرآباد کے بہت مخلص کارکن ہیں۔

والد صاحب کے دادا مرزا غلام نادر صاحب کی دینداری اور اخلاص کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ ان کی اولاد میں سے ان کی بیٹی عائشہ بی بی اور ان کا پوتا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ہو گئے۔ والد صاحب کی پھوپھی عائشہ بیگم خلافت ثانیہ میں احمدی ہوئیں اور بیعت کے پانچ سال بعد فوت ہو گئیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب والدین کے اکیلے اور بہت ذہین بیٹے تھے اپنے والد صاحب سے عربی فارسی اور طب کا علم حاصل کیا۔ جوانی کی عمر میں ہی دو ہندوؤں (جگن ناتھ و نہال چند) کو مسلمان بنایا۔ بڑے کا نام عبدالرحیم۔ چھوٹے کا نام عبدالکریم رکھا جب دونوں بھائی مسلمان ہو کر ترگڑی پہنچے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ والد صاحب نے سکھوں کے دھرم سالہ کے گرنتھی کو بھی اسلامی اصول کی برتری اور فضیلت بتا کر مسلمان بنایا۔ اسلامی نام عبدالحق رکھا۔ یہ گوجرانوالہ کی مسجد کا امام الصلوٰۃ مقرر ہوا۔ سکھوں نے مقدمہ کیا۔ مگر مقدمہ خارج ہو گیا

ترگڑی میں عیسائیوں کا مشن سکول تھا گوجرانوالہ کے مشن میں ایک کھتری جیون مل عیسائی ہو گیا وہ ترگڑی کے مشن کا انچارج تھا۔ والد صاحب کو سکول میں استاد مقرر کرنے کا عہدہ پیش کیا مگر آپ نے انکار کیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے قادیان گئے اور جلدی واپس آ گئے۔ اکثر کتابیں مخالفوں کی مطالعہ کیں لیکن ان میں ذرہ بھر روحانیت کا حصہ نہ پایا۔ محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی پر کچھ شکوک پیدا ہو گئے۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ محمدی بیگم کے خاوند مرزا سلطان محمد صاحب کی بھانجی عنایت بیگم بنت محمد بیگ صاحب تھانیدار پٹی ان کی بہو بن جائے گی۔ ان کی وفات کے بعد عزیزم مرزا نذیر علی صاحب کی معرفت پٹی کے مغل خاندان میں میرا نکاح ہوا۔ فریقین کے مشورہ سے نکاح کا دن مقرر کیا۔ تاریخ مقررہ پر ہم دس آدمی پٹی پہنچ گئے میں قادیان سے نکاح کے لئے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رضی کو پٹی لے گیا۔ مرزا سلطان محمد صاحب نے حافظ صاحب کو کہا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ خطبہ نکاح جمعہ کی نماز کے بعد پڑھا جائے۔ حافظ صاحب رض نے کہا یہی بہتر ہے مرزا سلطان محمد صاحب نے مسجد میں اعلان کیا کہ قادیان سے ہمارے ہاں برات آئی ہے۔ ان کے ساتھ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نکاح پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد اگر کسی دوست کو ان کا خطبہ سننے کی خواہش ہو تو ہمارے گھر پہنچ جائیں۔ ہم سب کے سب حضرت حافظ صاحب کے ساتھ مرزا افضل بیگ صاحب کے مکان پر جمعہ کے لئے چلے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھایا۔ بعد ازاں مرزا سلطان محمد صاحب کے ہمراہ بہت سے احباب جمع ہو گئے۔ حافظ صاحب کو نکاح کی اجازت دی گئی۔ حافظ صاحب مرحوم رض نے شادی پر بد رسومات اور فضول خرچی کے متعلق وعظ فرمایا۔ جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ مرزا سلطان محمد صاحب نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا اور بڑے زوردار الفاظ میں حافظ صاحب کو کہا کہ اسی قسم کا وعظ ہماری عورتوں میں بھی کریں تو بہتر ہے۔ حافظ صاحب نے منظور فرما کر ان سے کہہ دیا کہ آپ انتظام کر دیویں میں انشاء اللہ وعظ کروں گا۔ چنانچہ منادی کرائی گئی اور صوبیدار محمد حسین شاہ صاحب احمدی کے مکان پر عورتوں کے جمع ہونے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن صوبیدار صاحب کی بیوی کا اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے حافظ صاحب کا وعظ نہ ہو سکا۔

دوسرے دن جب میں پٹی سے واپس ہوا تو مرزا سلطان محمد صاحب نے بڑی تاکید سے مجھے کہا کہ جب قادیان سے لڑکی کو لے کر واپس آئیں تو کسی احمدی مبلغ کو ہمراہ لے کر آئیں۔ میں نے چند دن تک پٹی جانا تھا نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کو میرے ساتھ بھیجا۔ مرزا سلطان محمد صاحب نے پٹی میں منادی کرائی۔ عشاء کی نماز کے بعد مولوی صاحب نے لیکچر دیا جو پسند کیا گیا۔ دوسری رات کو بھی مولوی صاحب کا لیکچر ہوا جو بہت موثر رہا۔

مولوی صاحب کے پوچھنے پر مرزا سلطان محمد صاحب نے کہا سوائے ایک مسئلہ کے احمدیت کے متعلق باقی سب کچھ مجھے تسلیم ہے۔ حافظ صاحب کے خطبہ نکاح اور مولوی صاحب کے دو تبلیغی لیکچروں کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔

میرے نکاح کے بعد مرزا اکمل محمد صاحب کی پٹی میں شادی ہوئی۔ لیکن مرزا صاحب کا خسر پشاور میں تھانیدار تھا۔ ان کی برات قادیان سے پشاور گئی۔ اس طرح سے محمدی بیگم اور ان کے رشتہ داروں کی آمد و رفت قادیان میں زیادہ ہو گئی۔ اور مخالفت کا اثر جاتا رہا۔ ایک دفعہ میری بھاوجہ صاحبہ نے کہا کہ جب کبھی محمدی بیگم آپ کے گھر آئیں تو ہمیں بھی اطلاع کر دیویں۔ مرزا سعید محمد تحصیلدار ریٹائرڈ لنگر وال فوت ہو گئے تو اظہار افسوس کے لئے میری بیوی کو ہمراہ لے جانے کے لئے محمدی بیگم صاحبہ ہمارے گھر آئیں۔ میں نے بھاوجہ صاحبہ کو اطلاع کر دی۔ چنانچہ وہ آ کر محمدی بیگم صاحبہ سے ملیں۔ اور باتوں باتوں میں ان سے پوچھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کیوں نہیں کی؟ محمدی بیگم صاحبہ نے کہا کہ ہم مخالف نہیں ہیں۔ میرا لڑکا لڑکی۔ بھائی اور بہن گھر میں بہت سے افراد احمدی ہیں۔ بیوی کا انحصار خاوند پر ہوتا ہے۔ میرے خاوند نے بیعت نہیں کی اس لئے میں نے بھی نہیں کی۔ اس گفتگو کے بعد وہ میری بیوی کو مرزا سعید محمد صاحب لنگر وال کی وفات پر ہمراہ لے گئیں۔ سعید محمد صاحب مخلص احمدی تھے۔ میری بیوی نے بھی بیعت کر لی تھی۔ اس کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اور بالآخر جلدی ہی فوت ہو گئیں۔ اور اپنی وصیت فوتیدگی سے پہلے ہی ادا کر دی تھی۔ اس کی بیماری میں اس کے بھائی قادیان آتے جاتے رہے۔ وہ اس سے پیشتر قادیان کا نام تک سننے سے بیزار تھے۔ لیکن اڑھائی سال کے عرصہ میں آنے جانے کا موقعہ ملتا رہا اور احمدیت کی مخالفت انہوں نے چھوڑ دی۔

میرے پھوپھا منشی میراں بخش صاحب پولیس دفتر کے ہیڈ کلرک تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۳۱۳ اصحاب کی فہرست میں ان کا نمبر ۲۰۰ ہے۔ پھوپھا صاحب نے مشن سکول میں تعلیم پائی تھی۔ والد صاحب نے پھوپھا صاحب سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھنی شروع کیں اور ان کتابوں سے والد صاحب کو شرح صدر ہو گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد ہمارے پھوپھا میراں بخش صاحب بیمار ہو گئے اور میرے والد صاحب کے ہمراہ علاج کے لئے قادیان چلے گئے۔ قادیان میں حضرت خلیفہ اول رض کے زیر علاج رہے اب والد صاحب کو تحقیق حق کا کافی موقعہ مل گیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض ان کے گہرے دوست تھے ایک دن حضرت مولوی صاحب سے اپنی بیعت کرنے کا ذکر کیا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ کچھ دن استخارہ کریں۔ چنانچہ والد صاحب نے استخارہ کیا۔ پہلی رات خواب میں دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ سفید پوشاک پہنے چارپائی کے پاس کھڑے ہیں اور والد صاحب سے پوچھتے ہیں آپ نے بیعت کیوں نہیں کی۔ والد صاحب کی آنکھ کھل گئی صبح کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض کو اپنی یہ خواب سنائی انہوں نے دوسری رات پھر استخارہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ والد صاحب نے دوسری رات پھر استخارہ کیا۔ پھر وہی بزرگ پہلے سے زیادہ رعب دار آواز سے کہنے لگے کہ آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ دوسری رات کے استخارے کا ذکر والد صاحب نے مولوی صاحب سے بیان کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے پھر تیسری رات استخارہ کا حکم دیا۔ والد صاحب نے تیسری رات پھر استخارہ کیا۔ تیسری رات بھی یہی نظارہ دیکھا کہ وہ بزرگ بڑے سخت لہجہ میں والد صاحب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ آپ بیعت کیوں نہیں کرتے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ کیا سوچتے رہتے ہیں۔ والد صاحب کو خوف پیدا ہوا اور تیسرے روز صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

والد صاحب اپنے گاؤں میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے استاد تھے اور طبیعت بہت تیز اور جوشیلی تھی۔ اپنے شاگردوں کو جا کر کہہ دیا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے۔ ان کے شاگردوں میں سے کسی نے انکار نہ کیا سب نے تسلیم کر لیا۔ ان میں سے آپ نے بعض کا ذکر اپنی کتاب چٹھی مسیح میں کیا ہے۔

سمبڑیال کی جماعت کی والد صاحب نے ہی بنیاد رکھی تھی۔ ان کے ذریعہ سب سے پہلے ملک سراج الدین صاحب احمدی ہوئے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں مخلص جماعت قائم ہے۔

والد صاحب نے ایک پنجابی منظوم رسالہ "چٹھی مسیح" لکھا۔ اس چٹھی کا مسودہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قادیان سنایا۔ حضورؑ نے بہت پسند فرمایا اور اسے شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم کی روایت اس سلسلہ میں درج ذیل ہے آپ اس مجلس میں موجود تھے:۔

"عزیز مرزا محمد حسین صاحب کے استفسار پر جہاں تک میرا ذہن میری یادآوری کرتا ہے وہ یہ ہے کہ چٹھی مسیح منظوم پنجابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعد از شام مجلس مسجد مبارک میں دو تین راتوں تک سنائی جاتی رہی اور اس نظم اور مضمون کو بہت پسند کیا گیا تھا اور حضورؑ بھی اس سے محظوظ ہوتے رہے۔ اس کے مصنف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی اپنی خاص آواز اس کو اور بھی دلکش بنانے والی تھی۔"

(محمد الدین ناظر تعلیم)

اس نظم کی وجہ سے جو بعد میں چھپ کر بہت مقبول ہوئی والد صاحب کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نے وفات پائی۔

بجٹ صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۶۱-۱۹۶۰ء

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ پورا ہوگیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جن جن جماعتوں نے اپنے بجٹوں کی اسی فیصدی یا اس سے زیادہ وصولی کی ہے ان کی فہرستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ساتھ ساتھ دعا کی خاطر پیش کی جاتی رہی۔ اب ایسی جماعتوں کی آخری فہرست بھی حضور کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ یہ فہرست یہاں بھی شائع کی جاتی ہے تا احباب جماعت بھی ان جماعتوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی راہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اس سال بجٹ پورا ہونے کے شکرانے کے طور پر مقامی جماعتوں کو چاہئیے کہ وہ:۔

اوّل: شروع سال سے ہی بقایا جات کی وصولی پر زور دیں۔ آخر سال میں وصولی پر زور دینے سے اتنے اچھے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے جتنے شروع سال میں جدوجہد کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

دوم: مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیغام بھجوایا تھا کہ اب جلد تر صدر انجمن کی آمد کا بجٹ پچیس (۲۵) لاکھ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اس کی تکمیل کے لئے اسی وقت سے جدوجہد شروع کر دینی چاہئیے۔ اور سال کے دوران اس جدوجہد کو انتہا تک پہنچا دیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی سو فیصدی

ضلع لائلپور:۔ چک $\frac{۲۳۰}{R\text{-}B}$ رام پور چوہلہ۔ پیر محل۔ چک $\frac{۲۹۵}{\text{گ ب}}$ بریا نوالہ۔

ضلع منٹگمری:۔ بصیر پور۔ | ضلع گوجرانوالہ:۔ رنڈیالہ ورائچ۔ اکالگڑھ۔

ضلع سیالکوٹ:۔ درگانوالی۔ بن باجوہ | ضلع جہلم:۔ پنڈ دادنخاں

ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ | ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ ماہ کھنڈ کوٹ مولا بخش۔

ضلع حیدرآباد:۔ ظفرآباد اسٹیٹ۔ دیہہ بوٹا کا سنجر چانگ۔

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع لائلپور:۔ گوجرہ۔ | ضلع جھنگ: ڈاور

ضلع گوجرانوالہ:۔ ایمن آباد۔ | ضلع مظفرگڑھ:۔ لیہ۔

ضلع گجرات:۔ دھوریہ۔ | ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھپاپڑ۔

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع گوجرانوالہ:۔ چک پٹھان۔ | ضلع سیالکوٹ:۔ بھکو بھٹی

ضلع بہاولپور:۔ چک $\frac{۱۶۳}{\text{الف}}$ نہر فتح۔ | ضلع بہاولنگر:۔ چک $\frac{۳۲۷}{H\text{-}R}$ مروٹ۔

ضلع گجرات:۔ سعداللہ پور۔ | ضلع سرگودھا:۔ چک ۳۲/۳۱ جنوبی۔

ضلع نوابشاہ:۔ طالب آباد۔ شریف آباد

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی سو فیصدی

ضلع سیالکوٹ:۔ بن باجوہ۔ | ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھاپڑ

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع بہاولنگر:۔ چک $\frac{۳۲۷}{H\text{-}R}$ مروٹ۔ | ضلع گجرات:۔ سعداللہ پور۔

ضلع لاڑکانہ:۔ حسن باڈہ

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع گوجرانوالہ:۔ اکالگڑھ | ضلع سیالکوٹ:۔ چھڈال

ضلع سرگودھا:۔ معین۔ | ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ ماہ کھنڈ کوٹ مولا بخش

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو (کلام محمود)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا چونڈہ میں ورود

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ سے ۲۳ اپریل کو سیالکوٹ کے قصبات میں ایک ہفتہ کے ہنگامی دورے پر روانہ ہوتے تھے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف راستہ میں مختلف قصبات کا دورہ کرتے ہوئے ۲۷ اپریل کو نماز مغرب کے وقت بذریعہ کار چونڈہ پہنچے۔ اہل چونڈہ نے جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ قیام فرمانے کے بعد پروگرام کے مطابق آپ ظفروال اور کوٹلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب جلسہ منعقد کیا گیا۔

دوسرے دن پروگرام کے مطابق ۲۸ اپریل کو جمعہ کی ادائیگی کے لئے آپ چونڈہ تشریف لے آئے۔ جمعہ سے قبل ہی شہر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے آپکی تشریف آوری کے متعلق اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی جماعت احمدیہ کی جامع مسجد میں پہنچ گئے۔ خطبہ جمعہ میں مکرم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو ان کی عظیم الشان ذمہ داریوں کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ آپکا خطبہ نہایت خاموش و پرسکون فضا میں تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

خطبہ جمعہ کے بعد غیر از جماعت احباب کی درخواست پر آپ نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ زمانہ اسلام کے لئے ایک انتہائی نازک اور پرخطر زمانہ ہے۔ اسلام چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں پھنسا ہوا ہے۔ اس وقت سوائے جماعت احمدیہ کے کسی اسلامی جماعت کو اسلام کی حفاظت کا خیال نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے۔ جو دشمنان اسلام کا دنیا کے کونے کونے میں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ آپ نے غیر از جماعت احباب سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ بھی اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نازک وقت میں اس منظم جماعت کے ساتھ ملکر اسلام کی مدافعت کریں۔ آپ کی یہ تقریر تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

(عبدالعزیز صادق مربی سلسلہ احمدیہ حال چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ)

پالتو جانوروں کے متعلق ضروری ہدایات

سب شہروں میں بالخصوص ربوہ کے گرد و نواح کے لوگ جب اُن کے جانوروں میں مرض متعدی پھوٹ پڑتی ہے۔ اور دو چار جانور مر جاتے ہیں۔ تو تندرست جانوروں کو شہروں۔ منڈیوں میں لاکر فروخت کر دیتے ہیں۔ اُن کے سب جانوروں کو چھوت پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ جو کہ اپنی میعاد کے اندر پھوٹ پڑتی ہے۔ وہ نئے خرید شدہ جانور خود ہی نہیں مرتے بلکہ دوسروں کو بھی لے مرتے ہیں اور تمام علاقہ میں مرض متعدی پھیلا دیتے ہیں۔ غریب مالک اور ملک کو نہایت ہی نقصان ہوتا ہے۔ اسلئے ہمیشہ ہی نئے خرید شدہ جانوروں کو دس دن اپنے جانوروں سے علیحدہ رکھنا چاہئیے۔

جن مویشیوں کے سینگوں کو گیرو لگا ہوا ہو۔ اُن کو ہرگز ہرگز نہ خریدیں۔ وہ وبا زدہ علاقہ کے جانور ہوتے ہیں۔ ہر متعدی امراض کے ٹیکے ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ہر وقت مفت لگائے جاتے ہیں۔ اور بہت ہی نزدیک نزدیک ویٹرنری ہسپتال ہیں۔ عوام الناس کو فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ جبکہ جانوروں کی قیمت بہت ہی بڑھ چکی ہے۔ اور ہمارے ملک پاکستان میں جانوروں کی بہت قلت ہو گئی ہے۔ بارش کے موسم سے پہلے سال میں دو مرتبہ مویشیوں کو مرض گل گھوٹو کا ٹیکہ حفظ ماتقدم کے طور پر ضرور لگوانا چاہئیے مرض۔ ونیٹہ ریسٹ جس کو پیڑ۔ منو۔ ماتی لاتی وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔ نہایت ہی مہلک مرض ہے۔ ہر چھوٹے بڑے جگالی کرنے والے جانور کو ہو جاتی ہے اور صفایا کر دیتی ہے۔ اس مرض کا نہایت کوشش سے ٹیکہ لگوانا چاہئیے۔ جس کی محفوظیت تین سال سے پانچ سال تک ہے۔ باقی سب علاج فضول ہیں۔

مرغیوں کی مہلک بیماری رانی کھیت کا واحد علاج بھی بیماری نمودار ہونے سے پہلے بطور حفظ ماتقدم سال میں دو مرتبہ ٹیکہ لگوانا ہے۔ ½ ۱۔ ۲ ماہ کے چوزوں کو ضرور ہی ٹیکہ لگوا لینا چاہئیے۔ ہر ایک قسم کے ٹیکے کا تازہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ مرغیوں اور چوزوں کو ۱۲ ؍۶۱ بروز جمعہ ۶ بجے صبح ہی ٹیکے کئے جائینگے۔ دیگر امراض کے متعلق احباب ہر وقت مشورہ کر سکتے ہیں۔ (خاکسار ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ)

شاہ ایران کے حکم سے ایرانی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

تہران ۱۱ مئی۔ شاہ ایران نے کل پارلیمنٹ کے دونوں ایوان توڑ دیئے ہیں۔ اس سے پہلے ایجنسی فرانس کے نمائندہ نے اطلاع دی تھی کہ ایران کے وزیر اعظم مسٹر علی امینی نے اپنے کابینہ کے ارکان کی فہرست کل شاہ کو پیش کر دی تھی اور انہوں نے شاہ کو مشورہ دیا تھا کہ پارلیمنٹ کا ایوان زیرین توڑ دیا جائے۔

ایران کے وزیر اعظم نے اپنی کابینہ کے جن ارکان کی فہرست پیش کی ہے ان میں چار سابق وزراء کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ وہ تجارت دفاع امور خارجہ اور داخلی امور کے انچارج تھے۔

ایرانی وزیر اعظم علی امینی نے تہران میں تمام مظاہروں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں انہوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ تہران کی پولیس کے سربراہ کو جنہوں نے گذشتہ ہفتے مظاہرین کے ایک ہجوم پر گولی چلائی تھی۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس پر قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

الجزائر سے باغی جرنیل کی بیوی کا اخراج

پیرس ۱۱ مئی کل یہاں نجی ذرائع نے بتایا کہ الجزائر میں ۲۲ اپریل کی بغاوت کے ایک سرغنہ سابق جرنل ایڈمنڈ جوہاد کی بیوی کو الجزائر سے نکال دیا گیا ہے مسز جوہاد نے حکام کو یقین دلایا تھا کہ جب سے بغاوت ناکام ہوئی ہے مجھے اپنے شوہر کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔

پیرکو یورپی آبادی اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہونے کے بعد الجزائر میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے۔ تمام سرکاری عمارات خصوصاً پولیس کے دفاتر پر مضبوط فوجی یونٹوں کا پہرہ لگا ہوا ہے

فرانس اور الجزائری رہنماؤں کی بات چیت بیس مئی سے شروع ہو گی

پیرس ۱۱ مئی۔ پیرس اور تونس میں مشترکہ طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت فرانس اور آزاد الجزائری حکومت کے نمائندوں کی بات چیت بیس مئی سے ایوبان میں شروع ہو گی۔ یاد رہے یہ بات چیت سات اپریل کو ایویان میں ہونی تھی، لیکن حکومت فرانس نے آزاد الجزائری حکومت کی حریف "الجزائری تحریک" ایم این اے سے بھی گفتگو کرنے پر اصرار کیا تھا۔ الجزائری رہنماؤں کا موقف یہ تھا کہ الجزائر میں جنگ بندی کی بات چیت صرف فرانس اور آزاد الجزائری حکومت کے درمیان ہو سکتی ہے اس پر بات چیت ملتوی ہو گئی تھی، بعد میں الجزائر کے فرانسیسی جرنیلوں نے جنرل ڈیگال کی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور اس بغاوت کو چند ہی دن میں کچل دیا گیا۔ اب پھر ڈاکٹر فرحت عباس کی الجزائری حکومت اور فرانس کے درمیان بات چیت کی تاریخ کا اعلان کیا گیا ہے۔

بات چیت میں الجزائری وفد کی قیادت آزاد الجزائری حکومت کے نائب وزیر اعظم مسٹر بالقاسم کریم کریں گے، بات چیت کے سلسلہ میں الجزائری حکومت کے خاص ایلچی مسٹر طالب بالکوف دو روز تک جنیوا پہنچ جائیں گے۔

عدنان میندریس کے اسی حامی گرفتار

استنبول ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکیہ کے فوجی حکام نے سابق وزیر اعظم عدنان میندریس کے اسی حامیوں کو جنرل گرسل کی حکومت کا تختہ الٹنے کی مسلح سازش کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے گرفتار کئے جانے والے افراد کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا۔ لیکن استنبول میں فوجی حکام نے بتایا ہے کہ میندریس کے حامیوں کے علاوہ کمیونسٹ پارٹی کے ممتاز ارکان بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

زراعت کے اعلیٰ حکام کا اجلاس

لاہور ۱۱ مئی لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ وزیر خوراک و زراعت نے محکمہ زراعت کے اعلیٰ افسروں کا ایک اجلاس سولہ مئی کو راولپنڈی میں طلب کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں "امریکن پیس کراپس سروس" کے استعمال سے پاکستان میں شعبہ زراعت کو ترقی دینے کے مسئلے پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا اس اجلاس میں جو پیس کراپس کے نمائندوں کی معیت میں منعقد ہو گا۔ زرعی توسیعی کام کے سلسلے کراپس کے کارکنوں کی فنی رہنمائی حاصل کرنے کے مناسب طریقوں پر بحث و تمحیص ہو گی

صوبائی کواپریٹو کمشنر مسٹر ریاض الدین احمد اجلاس میں شرکت کیلئے چودہ مئی کو بذریعہ طیارہ راولپنڈی جائیں گے وہ ۱۲ مئی کو لاہور آنے سے پہلے کواپریٹو فارمنگ کی ترقیاتی پارٹی کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے۔

عید کی خاطر ۲۲ مئی کو تنخواہ مل جائیگی

لاہور ۱۱ مئی۔ مغربی پاکستان کے پانچسو روپے ماہانہ سے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو بائیس مئی کو تنخواہیں دے دی جائیں گی۔ صوبائی حکومت نے اس فیصلہ کی اطلاع آڈٹ کے تمام دفاتر کو بھیجدی ہے ان دفاتر سے کہا گیا ہے کہ وہ سرکاری خزانوں کو ضروری ہدایت جاری کر دیں۔ تمام سرکاری دفاتر کو تنخواہ کے بل بر وقت بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بھارتی فوجی افسروں کے سروس ریکارڈوں کی تحقیقات

نئی دہلی ۱۱ مئی بھارتی وزارت دفاع نے بری فوج میں افسروں کی ملازمت کے خفیہ ریکارڈوں سے متعلق الزامات کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں پارلیمنٹ میں شکایتیں سننے میں آئی تھیں کہ بعض ریکارڈوں میں رد و بدل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے متعدد افسروں کی ترقی کے امکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ چھان بین کرنے والی کمیٹی ایک لفٹیننٹ جنرل اور دو میجر جنرلوں پر مشتمل ہے۔

اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس

عدن ۱۱ مئی۔ صوالیہ کے صدر عبد اللہ عثمان نے سعودی عرب کے شاہ سعود سے درخواست کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کے موقع پر مکہ معظمہ میں سب اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس طلب کریں۔

"میں صدر ناصر سے بہت جلد ملاقات کروں گا" شاہ حسین کا اعلان

صدر ناصر کی طرف سے شاہ حسین سے ملاقات کی تجویز کا خیر مقدم

عمان ۱۲ مئی۔ اردن کے شاہ حسین نے کل رات غیر ملکی نامہ نگاروں کو بتایا "مجھے توقع ہے کہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر سے بہت جلد ملاقات کروں گا۔ تاہم ابھی اس ملاقات کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

اس سے پہلے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا کہ شاہ اردن نے پیغام کا جواب دیتے ہوئے صدر ناصر نے شاہ حسین سے ملاقات کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اردن کے عوام کی تعریف کی ہے اور دعا کی ہے کہ شاہ کو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل ہو۔ بعد ازاں شاہ حسین نے نامہ نگاروں کو بتایا "صدر ناصر کے جواب کے پیش نظر اس امر کی قوی امید ہے کہ ہم عالم عرب کی حالت بہتر بنانے کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔

جب شاہ حسین نے اپنی شادی اور آئندہ زندگی کا ذکر کیا تو نامہ نگاروں نے اردن کے فرمانروا سے پوچھا کہ آیا ایک انگریز لڑکی سے شادی کوئی الجھن اور خطرہ تو نہیں پیدا کرے گی؟ شاہ نے جواب دیا "میں کبھی کسی چیز سے خائف نہیں ہوا۔ مجھے اپنی ذات، اپنی قوم اور اللہ تعالیٰ پر پورا یقین ہے" — شاہ حسین نے کہا کہ میری شادی اسی مہینے ہوگی اور شادی سے پہلے نامہ نگاروں سے میری اور کوئی ملاقات نہیں ہوسکے گی۔ شاہ حسین نے بتایا "ہمیں شادی کے سلسلہ میں ساری دنیا سے مبارکباد کے تار اور خطوط ملے ہیں لیکن صدر ناصر نے اپنے خط میں شادی کا ذکر نہیں کیا۔"

عراق سے اردن کے تعلقات کے بارے میں شاہ حسین نے بتایا کہ یہ تعلقات "بڑے مضبوط" ہیں۔

اعلان

مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پچھلے دنوں رخصت پر تشریف لے گئے تھے۔ ان کی رخصت کے دوران مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ بطور ناظر امور عامہ بھی کام کر رہے تھے۔ اب مکرم میجر صاحب موصوف رخصت سے واپس تشریف لے آئے ہیں اور انہوں نے ۲۶ را پریل سے نظارت امور عامہ کا چارج لے لیا ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰

بعدالت جناب فیض احمد اسلم صاحب سب جج صوابی ضلع مردان

نمبر مقدمہ ۹۳/۱

فردوس۔ جمروز۔ حیدر پسران حسین الامین ساکنان قانونی تحصیل صوابی بنام تازہ گل ولد مجاہدین (مدعیان) وغیرہ ساکنان مذکور۔ (مدعا علیہم)

دعویٰ دخلیابی اراضی تعدادی ۱۵ مرلہ — ۱۰ کنال نمبرات خسرہ ۱۶/۲ – ۱۸/۱ – ۱۱۶۳ واقعہ قصبہ قانول تحصیل صوابی۔

اشتہار بنام:- اسرائیل ولد حیات مہر ساکن قانون۔ بہن خان ولد نامعلوم۔ محمود عالم ولد نامعلوم۔ حبیب اللہ ولد نامعلوم ساکن ٹوپی تحصیل صوابی حال عدم پتہ۔

بمقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکور بالا کے نام کئی دفعہ سمن جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ عمداً حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۹/۵/۶۱ کو بوقت ۸ بجے اصالتاً۔ وکالتاً یا مختیاراً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی کرے۔ بصورت دیگر ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۳/۵/۶۱ کو بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

باتوں پر ہی کیوں ٹھہر گئے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ یہ بھی بتاتے کہ حضرت ابراہیم کے والدین اور تھے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور۔ وہ اور جگہ پیدا ہوئے تھے اور آپ اور جگہ۔ اس طرح سینکڑوں ہزاروں اختلافات بیان کئے جاسکتے تھے حالانکہ بات سیدھی تھی درود شریف میں آل کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ایک نبی کی آل اس کی امت بھی ہوتی ہے جیسا کہ آیۂ خاتم النبیین میں آپ کو رسول اللہ بطور باپ کے کہا گیا ہے اور سورۂ کوثر میں تو صاف صاف بتایا گیا ہے کہ

انا اعطینک الکوثر...

......ان شانئک ھو الابتر

ابتر کے معنی بے اولاد کے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو کوثر عطا کرتا ہے یعنی کثرت اولاد اور ظاہر ہے کہ یہاں امت محمدیہ کی طرف ہی ایما ہے۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مودودی صاحب کو درود پر ہی اعتراض ہے اگر نہیں تو پھر نہ معلوم جب دونوں بزرگوں کے لئے لفظ "آل" استعمال ہوا ہے تو یہ استدلال کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو نبوت ملی تھی اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کو نبوت ملے کس طرح لغو اور باطل ہے آخر وہ کونسی نعمتیں ہیں جن کے لئے دعا کی گئی ہے اور نبوت کو ان سے الگ کرنے کی کیا وجہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت یہی بتائی گئی ہے کہ وہ لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء اور رسول بھیجتا ہے مگر قرآن کریم میں کہیں بھی یہ بیان نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت بدل لی ہے محض خاتم النبیین کے الفاظ سے ایسا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے معنی ہرگز لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً نہیں ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ البتہ یہ غلط ہے کہ اس سے تشریعی نبوت کا اجراء ثابت ہوتا ہے۔ ہم اس کی بھی تشریح اوپر کر چکے ہیں +

مرغیوں کا ٹیکہ

۱½ - ۲ ماہ سے اوپر کے چوزوں اور مرغیوں کو مورخہ ۱۴/۵ بروز اتوار اور ۱۹/۵/۶۱ جمعہ کو صبح ہی ٹیکہ لگوالیں۔

ڈاکٹر عبد الستار شاہ دار الرحمت غربی ربوہ

جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کا کامیاب تربیتی جلسہ

۵ رمئی کو جماعت احمدیہ بدوملہی نے ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا جس میں دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرما کر مقامی جماعت کی دلجوئی فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۵ رمئی کو صبح سات بجے آپ بذریعہ کار بدوملہی تشریف لائے۔ جماعت مقامی نے مسجد احمدیہ اور راستہ کو جھنڈیوں اور خوبصورت دروازوں سے آراستہ کر کے شایان شان استقبال کیا حاضرین جلسہ کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی اور جلسہ کی کارروائی کو شروع سے لیکر آخر تک نہایت دلچسپی سے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے بشیر احمد صاحب قمر شاہد نے تقریر فرمائی۔ بعدہ گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں دلچسپ تقریر کی۔ جس کو حاضرین نے پسند کیا۔ انکے بعد مولانا جلال الدین صاحب شمس نے زندہ کتاب زندہ رسول اور زندہ خدا کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔ بعدہ مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم مربی سلسلہ احمدیہ نے آسان اور عام فہم پیرائے میں تقریر فرمائی۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے آیت قرآنیہ و انتم الاعلون ان کنتم مومنین کی تفسیر واقعات کی روشنی میں نہایت موثر الفاظ میں بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا اگر مسلمان مومن ہونے کی شرط کو پورا کریں تو اسلام کا زندہ خدا آج بھی وہی کرشمے اور معجزے دکھانے کو تیار ہے جو اس نے قرون اولیٰ میں مومنین کے لئے دکھائے آپ کی تقریر کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

دعائے مغفرت

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ منشی محمد بخش صاحب [illegible] وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible] احباب کرام ان کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں [illegible]